خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوموار | 5-جنوری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 213029

CPL 61

جلد 48-83 نمبر 4 | سوموار 6 رمضان - 1418ھ 5 صلح 1377ھش 5 جنوری 1998ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بات کہ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے بعد طبیعت گناہ سے متنفر ہو جاتی ہے۔ یہ بات آسانی اور صفائی سے سمجھ میں آ سکتی ہے دیکھو سنکھیا ہے یا اور زہریں ہیں یا بعض زہریلے جانور ہیں۔ انسان ان سے کیوں ڈرتا ہے؟ صرف اس لئے کہ تجربہ نے بتا دیا ہے کہ اس درجہ پر یہ زہر ہلاک کر دیتے ہیں۔ بہتوں کو زہر کھا کر ہلاک ہوتے دیکھا ہے' اسی لئے طبیعت اس طرف نہیں جا سکتی' بلکہ ڈرتی ہے۔ جبکہ یہ بات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ قسم قسم کے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر راستہ میں ایک پیسہ پڑا ہوا ہو تو جھک کر اس کو اٹھا لے گا' حالانکہ تھوڑے سے اعلان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ پیسہ کس کا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بارہ بارہ آنے پر معصوم بچوں کی جانیں لی جاتی ہیں۔ عدالتوں میں جا کر دیکھو۔ کس قدر خوفناک اور تاریک نظارہ نظر آئے گا تھوڑی تھوڑی بات پر جھوٹ بولا جاتا ہے۔ فسق و فجور کا ایک دریا بہہ رہا ہے۔ یہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ خدا پر ایمان نہیں ہے۔ سانپوں اور زہروں سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کو مہلک مانتے ہیں اور ان کے خطرناک ہونے پر ایمان ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ کیوں گناہ سے نفرت پیدا نہ ہو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 465)

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 2-جنوری 1998ء کو خطبہ میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ یہ وقف جدید کا 43 واں سال ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آئندہ سے ہر جماعت میں سیکرٹری وقف جدید برائے نومبایعین کا تقرر ہو گا۔

سال گذشتہ کے ذکر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ عالمی سطح پر جماعت احمدیہ امریکہ اول' پاکستان دوم اور جرمنی سوم رہے۔ پہلے دس ممالک میں باقی ممالک ترتیب واریوں ہیں۔ برطانیہ' کینیڈا' انڈیا' سوئٹزرلینڈ' انڈونیشیا' ناروے اور ماریشس۔

فی کس قربانی میں بھی امریکہ اول رہا۔ جبکہ سوئٹزرلینڈ دوم' جاپان سوم' بیلجیم چوتھے نمبر پر اور جرمنی پانچویں نمبر پر رہا۔

پاکستان میں کراچی اول رہا' ربوہ دوم' اور لاہور سوم رہا۔ اضلاع میں سے اسلام آباد اول' راولپنڈی دوم' سیالکوٹ سوم' اور پہلے دس اضلاع میں سے دیگر پوزیشنیں ترتیب وار یہ ہیں۔ فیصل آباد' گوجرانوالہ' شیخوپورہ' عمرکوٹ' گجرات' کوئٹہ اور سرگودھا۔

تقریب شادی

○ مکرم فضل الرحمٰن درد صاحب کی تقریب شادی مکرمہ صائمہ احمد صاحبہ بنت مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کے ہمراہ مورخہ 20- دسمبر 1997ء کو لاہور میں سرانجام پائی۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد بھی بارات کے ہمراہ تشریف لے گئے اور تقریب رخصتی میں آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔

اگلے روز دولہا کے والد مکرم حبیب الرحمٰن درد صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام بصورت عصرانہ کیا۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اجتماعی دعا کروائی۔ ہر دو تقاریب میں افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور دیگر احمدی احباب و غیراز جماعت افراد بھی شامل ہوئے۔ مکرم فضل الرحمٰن درد صاحب حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کے پوتے اور مکرم خلیفہ نورالدین صاحب آف جموں کے پڑنواسے ہیں۔ مکرم صائمہ احمد صاحبہ مکرم منشی محمد الدین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی پوتی ہیں۔ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا نصراللہ خان صاحب ناصر ایڈیٹر "انصاراللہ" کی خوش دامن محترمہ حمیدہ بیگم عباسی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالعزیز کھوکھر صاحب سابق کارکن وکالت مال ثانی تحریک جدید مورخہ 31- دسمبر 97ء صبح سوا چار بجے بعمر 85 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب کھوکھر صدر حلقہ ایشر ہائم (Eschher Heim) فرینکفورٹ جرمنی کی والدہ تھیں۔ ان کا جنازہ یکم جنوری 1998ء کو بعد ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ زکیہ فردوس اہلیہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور Hystrectomy کا آپریشن فاطمہ میموریل ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ میجر سرجری تھی۔ آپریشن بفضل خدا کامیاب رہا ہے اور اب رو بصحت ہیں۔ موصوفہ کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم عبدالشکور اسلم صاحب ہیڈ آف دی بیالوجی ڈیپارٹمنٹ ایچی سن کالج لاہور کو مورخہ 14- دسمبر 97ء کو پہلا دل کا حملہ ہوا اب تک تین حملے ہو چکے ہیں ان کے دل کا بائی پاس آپریشن ہونا ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ذکرِ الٰہی کی عادت ڈالنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جنہوں نے اس دنیا میں اور آنے والے زندگی میں خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کو حاصل کرنا ہو وہ بغیر کسی بار کے جو محسوس کریں ذکر کی عادت ڈالیں۔ یہ عادت کی بات ہے۔ ذکر جو ہمیں دین حق نے سکھایا ہے عادت سے تعلق رکھتا ہے۔

ایک دفعہ' میں نے پہلے بھی بتایا تھا میں کالج میں پرنسپل تھا تو جب امتحان کے پرچے بھجوائے جاتے تو کوئی سو دستخط کرنے ہوتے تھے اچھے پندرہ بیس منٹ لگ جاتے تھے ایک کلرک تیز کام کرنے کے لئے پاس کھڑا ہوا۔ ورقے الٹاتا تھا مجھے خیال آیا میں نے اسے کہا کہ دیکھو میں ساتھ ساتھ تحمید اور تسبیح بھی کرتا ہوں جو آسانی سے سو ڈیڑھ سو دفعہ ہو جاتی ہے۔ دستخط بھی کرتا جاتا ہوں۔ دستخط کرتے وقت (اللہ پاک ہے) کہنا دستخط کرنے میں روک تو نہیں وہ تو مسل (Muscle) کی عادت ہے کرتا ہے۔ بڑی تیزی سے میں اپنے دستخط کرتا ہوں تو تم بھی ذکر کرو' تم اپنا وقت کیوں ضائع کر رہے ہو تم ورقے الٹا رہے ہو ساتھ تسبیح و تحمید پڑھو۔ اب مجھے تعداد یاد نہیں لیکن جس وقت دستخط ختم ہو گئے تو وہ کلرک مجھے کہنے لگا کہ آپ نے تو عجیب نسخہ بتایا میں اتنی دفعہ (اللہ پاک ہے) (-) پڑھ چکا ہوں اور وہ بڑا خوش اور ایکسائیٹڈ (Excited) تھا اس وقت اس پہ کوئی دھیلہ خرچ نہیں آتا۔ ایک منٹ آپ کی زندگی کا زائد خرچ نہیں ہوتا۔ دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں کہ اگر آپ خدا تعالیٰ کو وہ کام کرتے ہوئے یاد رکھیں تو اس کام میں نقص پیدا ہو جائے۔ ہے ہی کوئی نہیں۔ صرف عادت کی بات ہے۔ عادت ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ پیار کو حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

(از خطبہ 12- اکتوبر 1979ء)

OOO

کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4 صلح 1377 ھش — 4 جنوری 1998ء

ہمارا مقصد - نیکیاں پھیلانا

احمدیہ جماعت کے متعلق عام طور پر یہ سوال کیا جاتا ہے، خاص طور پر بیرونی ممالک میں جہاں ابھی احمدیت زیادہ متعارف نہ ہوئی ہو کہ آخر احمدیت کا مقصد کیا ہے اور یہ سوال نہ صرف سوال کرنے والوں کے لئے اہم ہے بلکہ ہماری اپنی جماعت کے افراد کے لئے بھی بہت اہم ہے۔ کیونکہ جب تک مقصد سامنے نہ ہو یا مقصد کا علم نہ ہو اس وقت تک بہت کچھ کرنے کے باوجود نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ کرنا چاہئے تھا وہ کیا گیا ہے یا نہیں۔ ہمیں بھی مقصد کا علم ہونا چاہئے۔ اور جن لوگوں کو ہم دعوت الی اللہ کرتے ہیں انہیں بھی ہمارے مقصد کا علم ہونا چاہئے بلکہ نہ صرف ان کو بلکہ ان لوگوں کو بھی جن تک ہم ابھی پہنچ نہیں سکے۔ گویا کہ جو لوگ احمدیہ جماعت میں شامل ہیں جنہیں دعوت الی اللہ کی جارہی ہے اور جن تک ہم ابھی پہنچ نہیں سکے، ان سب کو ہمارے مقصد کا علم ہونا چاہئے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک ارشاد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"نیکیوں کے لئے بھی عادت پیدا کرنی پڑتی ہے از خود نیکیوں میں دلچسپی پیدا نہیں ہوا کرتی تھوڑی تھوڑی نیکیاں چکھا چکھا کر ساری دنیا کی جماعت کو آگے بڑھانا یہ ہمارے اعلیٰ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ اور جب بھی نیکی کی عادت پڑتی ہے تو یہ عادت بدی کی عادت سے زیادہ پختہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نیکی کی عادت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے ایک ایسی روحانی دائمی لذت ہے جس کا ردعمل کوئی نہیں۔ مگر بدی کی دلچسپیاں خواہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں۔ کتنی طاقت سے اپنی طرف کیوں نہ کھینچیں۔ ہر شخص جب مزید بدی کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس کے ضمیر کی ایک آواز ضرور اٹھتی ہے۔ جو اس کو ملامت کرتی ہے۔ اور ہر دفعہ اس ملامت کے Barrier اس کی حدیں پھلانگ کر انسان بدی کے اگلے دور میں داخل ہوا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آواز مرجائے اور جب مرجائے تو پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف واپسی یا نیکیوں کی طرف واپسی ناممکن ہو جاتی ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ کا خاص فضل اسے سنبھال لے۔"

گویا کہ تھوڑی تھوڑی نیکیاں چکھا کر سب کو نیکیوں میں آگے بڑھانا ہمارا مقصد ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بھی فرمایا تھا کہ تمام سعادت مند روحوں کو ایک جگہ جمع کرنا ہمارا مقصد ہے اور اگر ہم اس مقصد کے حصول میں ہمیشہ آگے بڑھتے رہیں تو جیسا کہ یہ بات ظاہر و باہر ہے دنیا میں نیکیاں ہی پھیلیں گی۔ اور مذہب کا اصل مقصد یہی ہے کہ دنیا میں نیکیاں پھیلیں۔ جتنی زیادہ نیکیاں پھیلیں گی اتنا ہی مذہب زیادہ مضبوط ہو گا اور معاشرہ بہتر طور پر زندگی بسر کر سکے گا۔

دیکھنا یہ ہے کہ کس حد تک چلے جاؤ گے تم
بے خبر لوگوں میں کتنا جھوٹ پھیلاؤ گے تم
ہر ملمع جب اتر جائے گا جھوٹی بات سے
منہ کے بل اندھے کنوئیں میں آپ گر جاؤ گے تم
اب اجیرن کر رہے ہو دوسروں کی زندگی
اپنے لمحے لمحے سے اک روز گھبراؤ گے تم

ابوالاقبال

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

آئنہ سا جھلملایا عمر بھر
زیست نے جُھولا جھلایا عمر بھر

کونسی راہ اب سجھائی دے گئی؟
راستہ جو دِکھ نہ پایا عمر بھر!

رائیگاں جاتی نہیں عمرِ عزیز!
دل کا جُگنو جگمگایا عمر بھر

زیست بھی آسان تھی آسان موت
کون کس پر مسکرایا۔ عمر بھر

جان بھی مضبوط تھی ایمان بھی
کس نے کس کو آزمایا عمر بھر!!

موت سے آنکھیں ملیں تو جُھک گئیں
جیتے جی جُھکنا نہ آیا عمر بھر

اس لحد کی خاک بھی ہے قیمتی
ہے گھر اک زیرِ سایہ عمر بھر

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

(ولادت 17 مارچ 1911ء وفات 10 دسمبر 1997ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے خطبہ فرمودہ 12 دسمبر 1997ء کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی شخصیت زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آگئی ہے یوں لگتا ہے کہ آپ نے ظاہرداری سے بالکل بچ کر نیکیوں سے بھرپور ایک عالی شان زندگی گزاری اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بعض غیبی خبریں جو بظاہر آپ کے بزرگ والد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں تھیں وہ آپ کی ذات میں نمایاں ہو کر پوری ہوئیں اور اس طرح آپ بھی اللہ کا شعور پیدا کرنے والی ہستی بن گئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب بانی جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پوتے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رئیس اعظم مالیر کوٹلہ کے نواسے تھے۔

تاریخ احمدیت کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے ساتھ حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی بیٹی حضرت بو زینب صاحبہ کے رشتے کا معاملہ پیش ہوا تو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے عزیز بہت ناراض ہوئے نواب صاحب نے اس کی قطعاً پرواہ نہ کی اور فرمایا "اگر شریف احمد ٹھیکرا لے کر گلیوں میں مانگ رہا ہوتا اور دوسری جانب ایک بادشاہ رشتہ کا خواستگار ہوتا تب بھی میں شریف احمد ہی کو بیٹی دیتا"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم ص 488)

چنانچہ نکاح کی تقریب 15 نومبر 1906ء کو عمل میں آئی نکاح حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب (امام اول) نے پڑھا شادی 9 مئی 1909ء کو ہوئی اور ولیمہ 10 مئی 1909ء کو ہوا۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بو زینب صاحبہ سے مندرجہ ذیل اولاد صالحہ ہوئی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب
صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب
صاحبزادی امۃ الودود صاحبہ
صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ
صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ

(ایضاً)

غرض حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نجیب الطرفین تھے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بڑے پوتوں میں سے تھے آگے آپ کا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (امام الثانی) کی بڑی صاحبزادی حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سے ہوا۔ نکاح حضرت امام الثانی نے بنفس نفیس 2 جولائی 1934ء کو پڑھا اور ان توقعات کا اظہار فرمایا:-

"میں آج..... ان تمام افراد کو جو رجل فارس کی اولاد میں سے ہیں..... یہ پیغام پہنچاتا ہوں۔ خواہ میری اولاد ہو یا میرے بھائیوں کی وہ اپنے دلوں میں غور کر کے اپنی فطرتوں سے دریافت کریں کہ اس آواز کے بعد ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں...... میں نے ہمیشہ یہ دعا کی ہے اور متواتر کی ہے کہ اگر میرے لئے وہ اولاد مقدر نہیں جو دین کی خدمت کرنے والی ہو تو مجھے اولاد کی ضرورت نہیں..... مقام جس پر (بانی سلسلہ احمدیہ) کو کھڑا کیا گیا اور آپ کی اولاد سے جس مقام پر کھڑے رہنے کی امید کی گئی یہ ہے کہ وہ دنیا کمانے کے خیالات سے علیحدہ ہو کر صرف....... یہ خدا کا کام ہے اور اگر ہم اس کام کو نہیں کریں گے تو اور لوگ کھڑے کر دیئے جائیں گے لیکن وہ دن بدترین دن ہوگا...... یہ مت خیال کرو کہ تم دین کی خدمت کر کے کوئی قربانی کر رہے ہو یہ خدا کا احسان ہے جو تم سے کام لے رہا ہے..... حقیقی خوشی تو اس وقت تک ہمیں حاصل نہیں ہو سکتی جب تک (دین حق) دنیا میں قائم نہیں ہو جاتا اس وقت تک دنیا کی خوشیاں بھی ہمیں غم میں مبتلا کر دیں گی........."

(الفضل 26۔ اگست 1934ء)

اس خطبہ نکاح کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ یہ حضرت امام جماعت الثانی کے بڑے صاحبزادے حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (جو بعد میں امام الثالث ہوئے) کا حضرت نواب محمد علی صاحب کی صاحبزادی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے ساتھ اور حضرت امام جماعت الثانی کی بڑی صاحبزادی حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کا حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ مشترکہ خطبہ نکاح تھا حضرت امام الثانی نے اس موقع پر جن توقعات کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی نسل سے اظہار فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ان پاک جوڑوں نے ان توقعات پر پورا اترنے کا اپنے دلوں میں عزم صمیم کیا اور حالات و واقعات نے ثابت کیا کہ انہوں نے دنیا کمانے کے خیالات سے الگ ہو کر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عظیم مشن کو آگے بڑھانے کے لئے نظام جماعت کا اہم اور مفید کل پرزہ بنایا اور پوری توانائی کے ساتھ استحکام امامت اور جماعت کی ترقیات کے پروگراموں کو اپنی زندگی کا مطمح نظر بنایا اور اس کے لئے مقدور بھر کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیاب فرمایا۔

جہاں تک صاحبزادہ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کی نجی زندگی کا تعلق ہے اس کے بارہ میں تو امید ہے کہ تفصیلات آپ کی اولاد اور خاندان کے افراد کے ذریعے منصہ شہود پر آئیں گی۔ لیکن جہاں تک آپ کی جماعتی خدمات کا تعلق ہے آپ کی انتظامی خدمات کا ایک لمبا دور گواہ ہے۔ عجیب تر بات یہ ہے کہ آپ نے نہایت خاموشی سے اور پبلسٹی سے صدفی صد بچ کر نہایت ذہانت اور محنت اور اخلاص کے ساتھ ان تمام انتظامی ذمہ داریوں کو ادا کیا اپنے وجود کو ہمیشہ امام جماعت کے پیچھے چھپائے رکھا اور امام جماعت کے وجود کو ہی ہمیشہ آگے رکھ کر جماعت کو دکھایا اور اپنے عہدے اور وجود کو کبھی نمایاں نہ کیا امام جماعت کے ساتھ ایسی وفا دکھلائی کہ 12 دسمبر 1997ء کے خطبہ میں آپ کے بارہ میں امام جماعت کے مبارک لبوں سے بے ساختہ تعریفی کلمات نکلتے چلے گئے آپ نے اپنے والد ماجد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے طریق کو اختیار فرمایا اور اپنے آپ کو مخفی رکھ کر ہی مقبول اور غیر معمولی خدمات کی توفیق پائی۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں آپ ہی کی روایت ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی کا بہت ادب فرماتے تھے حتیٰ کہ بعض مرتبہ بات بھی کرنے سے گریز فرماتے تھے۔

سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب مولفہ چوہدری عبد العزیز واقف زندگی شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ ص 90)

معلوم ہوتا ہے امام جماعت کا بکمال ادب و احترام آپ نے اپنے والد بزرگوار سے ہی سیکھا اور ورثے میں پایا آپ کے گھر کے باہر آپ کی بیوی کا نام اوپر اور آپ کا نام نیچے دیکھ کر میں نے کئی بار سوچا آخر اسی نتیجے پر پہنچا کہ امام الثانی کی صاحبزادی ہونے کے ناطے سے انہیں زیادہ عزت کے مقام پر رکھنا ضروری سمجھا ہوگا "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں" کا ظہور پوری شان کے ساتھ 28۔ اپریل 1984ء کو اس وقت ہوا جب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع آپ کو امیر مقامی کی ذمہ داری سونپ کر خود دیار مغرب میں تشریف لے گئے اور اس وقت سے اپنی وفات تک حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اس امانت کی خوب حفاظت کی اس حقیقت پر ایک دنیا گواہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو خارق عادت لمبی عمر عطا فرمائی اور آپ بظاہر اپنے بزرگ والد کے متعلق خوشخبری عمرہ اللہ علی خلاف التوقع کے حقیقی مصداق ٹھہرے جس کی تفصیل حضرت امام الرابع نے اپنے خطبہ مورخہ 12 دسمبر 1997ء میں فرمائی ہے آپ کو اپنے والد کی طبیعت اور بشارات کا مصداق ٹھہرایا گیا کتابچہ سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب مولفہ چوہدری عبد العزیز صاحب میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ایک روایت صفحہ 95ء پر آپ کے والد حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق درج ہے کہ "آپ سلسلہ کے نظام اور (امامت) کے بارہ میں بہت ہی باغیرت تھے اس بارہ میں کوئی معمولی بات بھی آپ برداشت نہ فرماتے تھے" خدا کی عجیب شان ہے یہی کیفیت حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی تھی جیسا کہ حضرت امام الرابع نے بیان فرمایا ہے اور احباب جماعت نے مشاہدہ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی سیرت کا علم حاصل کرنے کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہئے جو جو باتیں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں بیان ہو چکی ہیں اسی قسم کی باتیں آپ کی طرف منسوب ہو رہی ہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اپنے بھائی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں فرماتے ہیں

"ہمارا بھائی گو پبلک میں نسبتاً کم آیا مگر اس میں بہت سی خوبیاں تھیں جو حقیقتاً قابل رشک تھیں سادہ مزاجی غریب پروری ہمدردی تنگی اور تکالیف میں صبر اور شکر اور اس پر خدمت دین اور اتحاد کا جذبہ اور اصابت رائے ایسی باتیں ہیں جن سے ان کی روح میں ایک خاص قسم کا جلا پیدا ہو گیا تھا۔

(سیرت.... ص 28 و ص 29)

اسی طرح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اپنے بھائی حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے بارہ میں تحریر فرماتی ہیں۔

"اس لئے نہیں کہ وہ میرے بھائی تھے بلکہ اس کو الگ رکھ کر کوئی بطور سچی شہادت کے مجھ سے ان کی بابت سوال کرے تو میں یہی کہوں گی کہ وہ ایک ہیرا تھا نایاب وہ سراپا شرافت تھا ایک چاند تھا جو چھپا رہا اکثر اور چھپے چھپے چپکے چپکے رخصت ہو گیا۔"

(سیرت....... ص 40 و ص 41)

اسی طرح فرمایا۔

"غرض بادشاہ دل لے کر پیدا ہوئے تھے مگر اپنی زندگی سادگی میں گزار دی۔ بے حد منصف مزاج انصاف سے فیصلہ کرنے والے مبارک اور مفید مشورہ دینے والے اور حق بات کہنے سے کبھی کسی کے سامنے بھی گریز نہ کرنے والے سچے معنوں میں بہادر تھے کوئی بات ہو مقابل میں خواہ عزیز اولاد ہو یا اپنی بیوی... کھری اور انصاف کی بات صاف صاف کہہ دیتے تھے۔"

(سیرت..... صف 40 و ص 41)

حضرت صاحب اور سلسلہ کے بعض دوسرے افراد نے اب تک حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے بارہ میں جن اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا ہے وہ سب وہی اوصاف ہیں جو آپ کے والد بزرگ میں موجزن تھے گویا طبیعت کے لحاظ سے اگر اس تقدیر الٰہی کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے حوالے سے پڑھا جائے "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں" تو خوبو اور صفات حمیدہ اور طبیعت کے لحاظ سے گویا حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اپنے والد کی وفات کے بعد ان کی صفات اور خوش خبریوں کے مصداق کے طور پر ان ہی کی جگہ پر بیٹھنے والے یعنی مشابہ وجود تھے۔

اللہ آپ کو جنت کے اعلیٰ مقامات میں اپنے والدین بزرگوں اور ائمہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کے پہلو میں جگہ دے اور آپ کی نیکیوں کو آپ کی اولاد میں جاری فرماتا چلا جائے اور آپ کی بیگم صاحبہ (حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ) کی صحت اور عمر میں بے حد برکت دے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

ستارہ مظفر-لاہور

حسن آرا ادریس

بنت میاں کمال الدین چغتائی

زندگی کتنی ناپائیدار ہے۔ انسان کو اس کا اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کا کوئی پیارا اچانک ہنستی کھیلتی زندگی سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی احساس ہمیں اس وقت ہوا جب ہماری خالہ حسن آرا ادریس اچانک 97-9-26 کو خدا کے حضور حاضر ہو گئیں ابھی تین 3 دن پہلے ہی تو ہم نے کتنی تیاریوں اور دعاؤں سے ان کے بیٹے یعنی نعمان بھائی سے ملنے کے لئے امریکہ رخصت کیا تھا۔ 3 ماہ کے لئے ہی تو گئی تھیں کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ جنہیں ہم اتنے پیار سے رخصت کر رہے ہیں ہمیشہ کے لئے رخصت ہو رہی ہیں۔

زندگی میں تو انسان کو اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ بزرگ ہم سے کتنا پیار کرتے ہیں۔ ہمارا کتنا خیال رکھتے ہیں۔ اور یہ پیار اسے مسلسل ملے تو انسان اس کا اتنا عادی ہو جاتا ہے کہ اسے اپنا حق سمجھنے لگتا ہے۔ تصور میں ہی نہیں آتا کہ یہ ہستی جدا بھی ہو سکتی ہے ہماری خالہ جنہیں ہم آنٹی حسن کہتے تھے ایسا ہی وجود تھیں۔

جب سے ہم نے ہوش سنبھالا آنٹی کو اپنے لاڈ اٹھاتے دیکھا کوئی عید ہو یا جلسہ سالانہ یا کوئی فنکشن ہم سب بچے اپنے کپڑوں کے انتظار میں آنٹی کے گرد بیٹھے ہوتے کہ پہلے میرے سی دیں۔ عید آتی تو لڑکیوں کو مہندی لگانے والی تیاریاں آنٹی کے سپرد ہوتیں۔ ہمیں سکول کی سلائی سکھانی ہوتی تو کام سکھانے کی ذمہ داری آنٹی کی ہوتی اور جب سلائی میں اول آتے تو یقیناً یہ کریڈٹ آنٹی کو ہی جاتا تھا کہ سکھانے کی ساری محنت انہیں کی ہوتی تھی۔

ان کی شادی ہو گئی ہم الگ الگ گھروں میں آباد ہو گئے تو آنٹی کے آنے کی انتہائی خوشی ہوتی کہ ان کے بچے ساتھ ہوں گے۔ ہر خوشی کے موقع پر پہنچتیں۔ ہم بڑے ہوئے تو اب ہمارا بھی کچھ فرض تھا کہ ہم ان کے گھر جائیں۔ اور اپنا یہ حق آنٹی ضرور وصول کرتیں۔ اتنے پیار اور اصرار سے بلاتیں اور خاطریں کرتیں کہ ہمارے تصور میں بھی نہیں تھا کہ کوئی خوشی کا موقعہ ہو اور ہم آپ کے گھر نہ جائیں کیونکہ آنٹی ناراض ہو جائیں گی۔ ان کی ناراضگی برداشت نہیں ہو سکتی تھی اس لئے ایسا موقعہ کبھی نہ آیا۔

فون سے رابطے کا زمانہ آیا تو ہمارا قریبی ہمسائیوں جیسا تعلق ہو گیا ہر روز ہماری خیریت پوچھتیں۔ کوئی بیمار ہوتا تو سادہ سادیسی نسخہ بتاتیں۔ ڈاکٹر کی دوائی مل رہی ہوتی تو کھانے کا پرہیز بتاتیں۔ کھانا پکانے کی مختلف ترکیبیں بتاتیں۔ سکول میں کوئی بچوں کا کوئی فنکشن ہے تو اس کی تیاری میں مشورے دیتیں۔ بچے انعام لے کر آتے تو بہت خوشی کا اظہار کرتیں۔ کبھی ضرورت ہوتی تو کوئی ہومیو پیتھک نسخہ پوچھتیں کبھی ضرورت ہوتی یا بیمار ہوتیں چند دن خدمت کر آتے تو بہت دعائیں دیتیں۔ یہی ہمارا کلچر اور پاکستان کا پیار کرنے والا ماحول ہے۔

آنٹی ہمارے ساتھ ہی پیار نہیں کرتی تھیں بلکہ ساری مخلوق خدا سے پیار کرتی تھیں۔ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتیں لیکن اپنی زبان سے اس کا اظہار نہ کرتیں کبھی کبھار ہمارے سامنے جو واقعات ہوئے ان میں سے چند ایک کا ذکر اس خیال سے کر رہی ہوں کہ نیکی کی تحریک ہو۔

ایک دن میں نے دیکھا کہ صبح صبح ناشتے کے بعد ایک عورت موٹی سی مضبوط سوٹی کا سہارا لئے آئی اور چارپائی پر بیٹھ گئی۔ آنٹی نے بیٹی سے کہا کہ انہیں پانی پلاؤ یعنی شربت وغیرہ (کیونکہ گرمیوں کے دن تھے) کچھ دیر بعد آنٹی نے سو روپیہ نکال کر اس عورت کو خوشی خوشی دیا۔ اس کے گھر والوں کی خیریت دریافت کی۔ ایک ایک بچے کا حال پوچھا بہت محبت کی باتیں ہوئیں۔ میں نے پوچھا تو معلوم ہوا اس بوڑھے پہرے دار کی بیوہ ہے جو گھر کے ساتھ والی دکان پر رات کو پہرہ دیتا تھا۔ وہ اپنی چارپائی آنٹی کے گھر رکھ جاتا تھا ضمناً وہ آنٹی کے گھر کا بھی خیال کر لیتا تھا۔ جس کا معاوضہ اسے دیتیں۔ روزے آتے تو اہتمام سے خوب مزے دار پراٹھے پکا کر باباجی کو دیئے جا رہے ہوتے۔ اس کے بیٹے نے کچھ سال اپنے بچپن میں آنٹی کے بچوں کی دیکھ بھال میں گزارے تھے۔ بابا کی وفات کے بعد اب یہ پنشن اس کی بیوی کو مل رہی تھی۔ جو ہر ماہ آکر باقاعدگی سے لیتی تھی اور خوشی سے دی جا رہی تھی۔

کچھ دیر گذری تو ایک اور نحیف سی عورت آئی اسے بھی 100 روپے پنشن کے طور دیئے جا رہے ہیں کہ یہ بھی جوانی میں گھر کی صفائی کرتی رہی ہے۔

ایک عورت محلے سے آتی ہے اور کہتی ہے سلام کرنے آئی ہوں۔ آنٹی پیار سے ناراضگی کا اظہار کر رہی ہیں کہ جلدی جلدی کیوں نہیں آئی۔ کوئی اپنا لالچ نہیں صرف اس کی مدد کرنی ہے۔ نقدی ہاتھ میں تھما دی گئی اس کے بچے کو پیار کیا اور اب ایک اور عورت کا استقبال ہو رہا ہے معلوم ہوا کہ یہ بھی دور سے ملنے آتی ہے۔ کسی کو کہہ کر اس کی بیماری کی دوائی لکھوا کر دی جا رہی ہے۔ ایک اور غریب ملنے والی آئی اس نے بتایا کہ اب میرے بیٹے کے گردے سے پتھری نکل گئی ہے آنٹی خدا کا شکر ادا کر رہی ہیں۔ یہ دوائی بھی آنٹی نے کسی ہومیو پیتھک جاننے والے سے لکھوا کر دی تھی۔

کسی جلسے کا اہتمام کرنا ہو تو بہت خوشی سے انتظام کے لئے تیار ہوتیں۔ ان کے گھر میں انتظام کے لئے بہت زیادہ افراد بھی نہیں صرف خود ہیں اور ایک بیٹی۔ مگر جذبہ جوان ہے۔ خدمت اور نیکی کی لگن ہے۔ کوئی کہتا کہ آپ اتنے اہتمام سے تکلف کر کے جلسہ کرواتی ہیں آپس میں مل کر کر لیا کریں تو کہتی ہیں کوئی بات نہیں بس بچوں کے لئے دعا کر دیں۔

گھر میں کوئی کھانا پکانے والی رکھی ہے تو اس کا سارا خاندان بھی یہاں سے روٹی کھالے تو ماتھے پر ایک بھی شکن نہیں۔ عید آتی تو سارا محلہ اور وسیع خاندان کے افراد سب عید مبارک کہنے آتے تھے۔ جو آتے ہیں ان کی خاطر و مدارت کے لئے ماکولات سے آراستہ ٹیبل منتظر ہے۔ خود بیمار رہتی ہیں مگر عزم تندرست ہے۔ چلنے پھرنے میں دقت ہے تو کیا ہوا۔ اپنے اخلاق سے سب کو گھیرے ہوئے ہیں۔ عید سے پہلے نوٹوں کی خاص نئی گڈیاں منگوا کر رکھتی ہیں کہ ہر آنے والے بچے کو عیدی دینی ہے۔ چاہے سارا محلہ اکٹھا ہو جائے۔ نوکروں کے خاندان کا ہر فرد آکر اپنا حصہ وصول کرتا ہے تو خوشی ہو رہی ہے جو نہیں آیا اس کو شکوہ کر کے بلایا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنا حصہ وصول کر رہے ہیں۔

عبادت کی تحریک کرنی ہے تو درجن کے حساب سے اکٹھے دوپٹے منگوا کر محلے میں کہہ دیا ہے جو بچی عبادت کرتی ہے آکر دوپٹہ لے لے۔ بچیاں عبادت کے وعدے پر بھی دوپٹے لے رہی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے نوکر رکھنے کی وسعت دی ہے تو حوصلہ بھی بڑا ہے۔ ان کے چائے پانی ٹھنڈا کا اتنا خیال ہے کہ دیکھنے والے حیران ہوتے ہیں کہ نوکروں کو سر چڑھا رکھا ہے۔

ایک ملازم کو اپنی بیوی کے علاج کے لئے روپوں کی ضرورت تھی۔ اس نے ہزار روپیہ ادھار لیا۔ سوچا تھا چند ماہ میں اتار دوں گا۔ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی۔ بہت خوش ہوئیں اور بیٹی کو 500 روپے دیئے اور باپ کا قرضہ معاف کر دیا۔

ایک بچپن میں ملازم رکھے گئے لڑکے کی بہن آ کر بتاتی ہے کہ خاوند چھ ماہ سے بیکار ہے قرض بہت ہو گیا ہے مجبور ہو کر کام کی تلاش میں آئی ہوں۔ اسے اس وقت گھر میں ملازم رکھ لیتی ہیں کہ دوپہر کی دو تین روٹیاں اور دو بندوں کی تھوڑی سی ہنڈیا پکا دینا۔ 500 روپے تنخواہ مقرر ہو جاتی ہے اور بھی کام دلوانے کا وعدہ ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن پر جلسہ سالانہ کی آمد کا وقت آتا تو سب حلقے کی مستورات اور سب رشتہ داروں کو جلسہ پر آنے کی دعوت دے رہی ہوتیں اتنے اصرار سے بار بار فون کر کے مہمانوں کو بلاتیں اور ان کے آنے پر اتنی مشکور ہوتیں کہ جیسے مہمانوں نے آکر ان پر احسان کیا ہے۔

اگر کوئی رات نہ رہتا تو ہر روز آنے کی تلقین ہو رہی ہوتی۔ آپ اہتمام سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مہمانوں کے لئے کھانے کی تیاریاں کرتیں۔ ڈھیروں پھل منگواتیں۔

جوانی میں خالو جان اچانک ہارٹ اٹیک سے فوت ہو گئے۔ دو بچوں کا ساتھ تھا گیمز کی ٹیچر تھیں۔ خود محنت کر کے بچوں کو پالا۔ اس وقت بھی غرباء کی مدد کا سلسلہ جاری تھا۔ خود زیادہ مدد نہ کر سکتیں تو سکول ٹیچرز کو کہہ کر کبھی کسی بیوہ کے گھر کا راشن ڈلوا رہی ہوتیں یا آئے گئے سے کہہ کر آپ نے کوئی صدقہ دینا ہو تو یہاں یہ عورت ضرورت مند ہے۔ مدد کرتیں اگر کسی کے گھر گئی ہیں تو اس سے کسی کی مدد کے لئے کہنے میں عار محسوس نہیں کرتیں۔ اگر کسی نے استعمال شدہ جوتے کپڑے بھی دیئے ہیں تو ضرورت مندوں کے لئے محنت سے بیگ بھر لائی ہیں کہ فلاں فلاں ضرورت مند کے پاؤں میں جوتی نہیں ہے۔ فلاں کی جوان بہن کے پاس پہننے کو کپڑے نہیں ہیں یا اس بچے کے پاس یونیفارم نہیں۔ خود شوگر کی وجہ سے میٹھا کھانا منع ہوا تو جب اپنا دل میٹھا کھانے کو زیادہ چاہتا تو میٹھے چاولوں کی دیگ یا کوئی اور میٹھی چیز ڈھیر ساری پکوا کر غرباء میں تقسیم کرواتیں کہ میں پرہیز کی وجہ سے نہیں کھا سکتی اسی طرح ان غریبوں کا دل بھی میٹھا کھانے کو چاہتا ہو گا مگر میسر نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں کیوں نہ ان کا دل خوش کروں اس طرح انہیں کھلا کر خوش ہوتیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے بیٹے کو امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے لائق بنایا تو آنٹی نے اس فراوانی میں غرباء کو بھی شریک کیا۔ اللہ تعالیٰ نے گاڑی دی تو صرف خود ہی اس سے فائدہ نہیں اٹھاتیں ملازموں اور ان بچوں کو بھی اس لذت سے آشنا کر رہی ہیں جن کو یہ سہولت میسر نہیں۔ صرف سیر ہی نہیں کرواتیں آئس کریم مشروبات اور مزے دار اشیاء جو امیروں کے چونچلے ہیں اس لذت سے انہیں بھی آشنا کر رہی ہیں کہ بے اختیار ایک بچی کے منہ سے نکلتا ہے گاڑیاں تو بہت سے لوگوں کے پاس ہوتی ہیں مگر اس طرح سیریں کوئی کوئی کرواتا ہے۔

اس کی بات سن کر مجھے محترمہ حضرت صاحبزادہ نسیم احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی باتیں یاد آگئیں جو وہ اپنے خاوند کی وفات پر تعزیت کے لئے آنے والوں سے کر رہی تھیں۔ کہ میرے میاں غریبوں سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ اس وقت گاؤں کا ایک دیہاتی افسوس کرنے آیا ہوا تھا۔ اس کا اصرار تھا کہ بیگم صاحبہ سے اظہار تعزیت کر کے ہی جائے گا۔ اس کے بارے میں محترمہ بیگم صاحبہ نے بتایا کہ اس کی بہت تھوڑی سی زمین ہے۔ اسے صاجزادہ صاحب گاڑی میں بٹھا لیتے۔ اور خوب سیر کراتے۔ گھر لے آتے۔ اسے زندگی کی آسائشوں کے بارے میں بتاتے کہ دیکھو یہ فرج ہے۔ اس کے فائدے بتاتے کہ کس طرح اس میں چیزیں ٹھنڈی رہتی ہیں۔ ایر کنڈیشنڈ کے بارے میں معلومات فراہم کرتے۔ گرمی میں اسے بھی اس لذت سے آشنا کرتے اور وہ حیران رہ جاتا۔ اسے بڑے بڑے ہوٹلوں میں لے جاتے اور وہاں سائنس کی جدید ایجادات نے جو آسائشیں مہیا کی ہیں دکھاتے۔ گاؤں کے غریب ترین آدمی کی دلجوئی کرتے اور گاؤں میں اس کی اس لئے عزت بن گئی کہ محترم صاجزادہ صاحب اسے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھا کر سیر کراتے ہیں۔ بظاہر یہ کام آسان لگتا ہے مگر بڑے حوصلے

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم ناصر احمد خالد صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔
جناب مولانا نسیم سیفی صاحب
سلام و رحمت۔ آپ کو اور تمام دنیا میں بسنے والے اخبار الفضل کے قارئین کی خدمت میں نئے سال کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

آپ نے نئی نسل کی آگاہی اور احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے اخبار الفضل میں "ہماری تاریخ" کے عنوان سے ایک دلچسپ اور معلومات افزا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں الفضل 18۔ نومبر 1959ء میں شائع شدہ "احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام کامیاب تقریری مقابلے" کے عنوان سے جو خبر شائع ہوئی تھی۔ وہ آپ نے دوبارہ اخبار الفضل مورخہ 23 دسمبر 1997ء میں شائع کی ہے۔ خاکسار اس زمانے میں ایسوسی ایشن کا سیکرٹری ہوا کرتا تھا۔ اس زمانے میں پنجاب یونیورسٹی اور لاہور کے دوسرے کالجوں میں احمدی طلباء کی تعداد آج کی نسبت سے بہت کم ہوا کرتی تھی۔ مگر ہماری ایسوسی ایشن بہت فعال تھی۔ اور اس کا ایک خاص اثر تھا۔ یونیورسٹی یونین کے الیکشن کے دنوں میں تمام امیدوار ہم سے رابطہ کرتے۔ شرافت اور مذہبی رواداری کا زمانہ تھا۔ اور آجکل کی طرح مذہبی 'لسانی' گروہی' صوبائی تعصبات اور نفرتیں نہ تھیں۔ اس زمانہ میں پاکستان ایک بہت خوبصورت ملک تھا۔ جس کا حسین چہرہ اب نفرتوں نے دھندلا دیا ہے۔

لاہور میں جو غیر ملکی وفود سرکاری سطح پر آتے۔ ہم ان سے مل کر دینی لٹریچر پیش کرتے۔ اس زمانہ میں ویسٹ انڈیز کی کرکٹ ٹیم لاہور کے ہوٹل فلیٹیز میں قیام پذیر ہوئی۔ (آواری اور پی سی بہت بعد میں بنے ہیں) مشہور فاسٹ باؤلر ولز لے ہال ٹیم کے کپتان تھے۔ میں نے بطور سیکرٹری ایسوسی ایشن ان سے ملاقات کا وقت طے کیا۔ اور وقت مقررہ پر ایک شام ان کے ہوٹل جا کر ان سے اور دیگر ٹیم ممبران سے ملاقات کر کے انہیں کلام الٰہی کا انگریزی ترجمہ اور دیگر.... کتب پیش کیں۔ جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور (جو کہ ہماری ایسوسی ایشن کے سرپرست تھے) اور جناب چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب ہمارے وفد کے ہمراہ تھے۔ اسی طرح جرمنی کی بعض یونیورسٹیوں کے چانسلر صاحبان سرکاری دورہ پر لاہور آئے۔ تو ہم نے انہیں انگریزی میں شائع شدہ... دینی کتب پیش کیں۔ اس ملاقات کی خبر اس زمانے کے مشہور انگریزی اخباروں دی سول اینڈ ملٹری گزٹ اور دی پاکستان ٹائمز میں شائع ہوئی۔ ان معزز مہمانوں نے خاص طور پر اس امر کا اظہار کیا۔ کہ گو کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہم یہاں حکومت پاکستان کی دعوت پر دورہ پر آتے ہیں۔ مگر سوائے احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کے ممبران کے کسی نے انہیں دینی کتب پیش نہیں کیں۔ ان دنوں جناب صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (مسٹر ایم۔ ایم۔ احمد) حال امیر جماعت احمدیہ امریکہ مغربی پاکستان کے چیف سیکرٹری ہوا کرتے تھے۔ اور ریس کورس روڈ کی ایک بہت بڑی کوٹھی میں رہائش پذیر تھے۔ ہمیں علم ہوا۔ کہ صاحبزادہ صاحب کے والد گرامی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے وہاں مقیم ہیں۔ میں نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات کا وقت لیا۔ اور ایک دن وقت مقررہ پر لاہور کے بے شمار احمدی طلباء ان کی کوٹھی پہنچ گئے۔ گو کہ کوٹھی کا ڈرائنگ روم کافی کشادہ تھا۔ اس کے باوجود تمام صوفے اور کرسیاں طلبا کی نسبت سے بہت کم تھیں۔ چنانچہ ہم سب قالین پر بیٹھ گئے۔ اور ہمارے درمیان حضرت صاحبزادہ صاحب بھی قالین پر ہی تشریف فرما ہوئے۔ اور ایک بہت دلچسپ اور ایمان افروز مجلس ہوئی۔ مجھے اس وقت ایک اہم بات یاد آرہی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ بحث و مباحثہ کی بجائے آپ اپنے دوستوں اور دیگر مہمانوں کو لے کر صرف ایک دن کے لئے ربوہ آجائیں۔ تاکہ وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر فیصلہ کر سکیں۔ اس ملاقات کی روداد اخبار الفضل نے پہلے صفحے پر بہت نمایاں طور پر شائع کی تھی۔ مجھے یاد آیا۔ میرے تعلیم الاسلام کالج ربوہ تعلیم کے زمانے میں سری لنکا سے مختلف مذاہب کے طلباء کا ایک وفد پاکستان آیا تھا۔ یہ وفد ربوہ بھی آیا۔ مغرب کے وقت ٹرین ربوہ پہنچی۔ اگلے دن استقبالیہ میں وفد کے قائد نے جوابی تقریر میں کہا۔ کہ کل شام جب ہم ربوہ سٹیشن پر ٹرین سے اتر رہے تھے تو شام کی عبادت کا بلاوا کا اعلان لاؤڈ سپیکر پر ہو رہا تھا۔ ہم سن کر حیران رہ گئے۔ کہ یہ تو وہی بلاوا تھا۔ جو ہم سری لنکا میں دیتے ہیں۔ اور الفاظ میں کوئی فرق نہ تھا۔

گاہے گاہے باز خواں ایں قصہ پارینہ را۔ اب میں پھر اس یادگار تقریری مقابلہ کی طرف لوٹتا ہوں۔ انگریزی تقریری مقابلہ میں مسٹر عبدالباسط حقانی اول آئے تھے۔ مسٹر حقانی گورنمنٹ کالج کے رسالہ راوی کے انگریزی سیکشن کے 64-1963ء میں ایڈیٹر رہے۔ ایم۔ اے انگریزی کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں ہی لیکچرر ہو گئے۔ بعد میں فارن سروس میں چلے گئے۔ اور آجکل سری لنکا میں حکومت پاکستان کے سفیر ہیں۔ میری ان سے آخری ملاقات مسٹر منصور احمد قاضی سفیر پاکستان جاپان (ر) کی معیت میں ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کے جنازہ کے موقعہ پر لاہور میں ہوئی تھی۔ سکول کے طلباء میں سے کیتھڈرل کی جو بچی مس درثمین اول آئی تھیں۔ اب وہ ڈاکٹر ہیں۔ آجکل نیشنل کالج آف آرٹس لاہور (این۔ سی۔ اے) میں پروفیسر ہیں۔ آپ ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب (فضل عمر فاؤنڈیشن والے) اور پروفیسر مسز قمر عطاء اللہ صاحبہ کی صاحبزادی ہیں۔ مشہور معززین جنہوں نے مذکورہ بالا مباحثہ جات میں مہمان مقررین کی حیثیت سے حصہ لیا تھا۔ ان میں سے مسٹر عابد حسن منٹو مشہور وکیل ترقی پسند دانشور، حال صدر سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن ہیں۔ مسٹر عبدالرؤف ایم۔ اے (روفی) کیڈٹ کالج حسن ابدال سے وائس پرنسپل کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ مسٹر عابد علی بٹر لاء کرنے کے بعد امریکہ چلے گئے تھے۔ اور اس کے بعد کبھی ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ آپ چوہدری اعظم علی بٹر صاحب سیشن جج (وفات یافتہ) کے صاحبزادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

شیخ نثار احمد۔ لاہور

استاد کی خدمت کی سعادت

غالباً 63-1962ء میں خاکسار لاہور میں سنٹرل ماڈل سکول میں میٹرک میں پڑھتا تھا جو کہ لاہور کا اعلیٰ ترین تعلیمی ادارہ تھا۔ اس سکول کا معیار، تعلیم کی وجہ سے بھی اور سپورٹس کی وجہ سے بھی بلند تھا اور اس سکول میں داخلے کا میرٹ بھی ہمیشہ سے بہت اونچا تھا سکول کے تمام اساتذہ بھی بہت اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک اور اپنے اپنے مضامین میں نمایاں ہوتے تھے۔ سکول میں نظم و ضبط کا بھی بہت خیال رکھا جاتا۔ چونکہ داخلے کے لئے بہت سخت Test ہوتا تھا اس لئے ایک بھاری تعداد ان طالب علموں کی ہوتی تھی جو پڑھائی میں نمایاں ہوتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود طالب علمی کا زمانہ شرارتوں سے بھرپور ہوا کرتا تھا اور کلاس میں 2، 4 طالب علم ایسے ضرور ہوتے تھے جو کچھ نہ کچھ شرارت کرتے رہتے تھے اور اس وجہ سے کبھی تو صرف ان کو اور کبھی ساری کلاس کو سزا مل جاتی تھی۔ ان دنوں ہمارے ریاضی کے استاد رانا صاحب تھے جو اپنی جسامت اور ڈیل ڈول سے پہلوان لگتے تھے۔ اور تھے بھی بہت سخت گیر۔ غالباً وہ سکول میں واحد استاد تھے جو ڈنڈے کا استعمال بہت کثرت سے کرتے تھے۔ اور معمولی سی شرارت یا سبق یاد نہ ہونے کی صورت میں کبھی معاف نہیں کرتے تھے۔ میٹرک کے پورے سال میں شاید ہی کوئی ایسا طالب علم ہو جس نے ان سے ڈنڈے نہ کھائے ہوں۔

میٹرک کے بعد سب طالب علم اپنی اپنی نئی منزلوں پر روانہ ہو گئے۔ وقت بہت تیزی سے گذرتا رہا۔ ماہ جون 1992ء کی ایک شدید گرمی کے دن خاکسار اپنے آفس آیا جو ایک ایسی بلڈنگ میں تھا جہاں ایکسائیز اینڈ ٹیکسیشن (Excise and Taxation) کا دفتر بھی تھا۔ اور اس وجہ سے اس بلڈنگ میں ہمیشہ لوگوں کا بہت رش رہتا تھا۔ اور بعض اوقات ٹیکس جمع کروانے کے لئے لمبی قطاریں لگی رہتی تھیں۔ میں جب وہاں سے گذرا تو مجھے لائن میں کھڑا ایک شناسا چہرہ نظر آیا۔ خاکسار وہاں رک گیا۔ اور ان صاحب کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ تب یکدم میری یادداشت نے تیزی سے کام شروع کیا اور میں نے پہچان لیا۔ میرے دل سے ایک آواز نکلی۔ رانا صاحب ہمارے ریاضی کے استاد۔ اس لمحے میرے ذہن میں 30 سال قبل کی پوری فلم چل پڑی۔ اپنا کلاس روم یاد آگیا۔ اور رانا صاحب کا ڈنڈا بھی۔

اب میں نے غور سے رانا صاحب کی طرف دیکھا۔ ایک ضعیف بوڑھا شخص، کمر جھکی ہوئی۔ چلچلاتی دھوپ میں قطار میں کھڑے۔ گرمی سے نڈھال۔ میں بے تاب ہو گیا۔ فوراً ان کی طرف لپکا۔ اور پوچھا کیا آپ رانا صاحب ہیں جو سنٹرل ماڈل سکول میں ریاضی کے استاد تھے۔ فرمانے لگے ہاں۔ میں نے عرض کیا رانا صاحب۔ آپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں۔ میں میٹرک میں آپ کا طالب علم تھا۔ کافی غور سے مجھے دیکھتے رہے۔ پھر فرمانے لگے۔ تھوڑا تھوڑا یاد تو آرہا ہے۔ میں نے عرض کی۔ آپ کس کام کے سلسلے میں یہاں آئے ہیں فرمانے لگے میرے مکان کا پراپرٹی ٹیکس کا جھگڑا ہے کئی بار آچکا ہوں لیکن ابھی تک مسئلہ حل نہیں ہوا۔ میں نے عرض کی رانا صاحب یہ ساتھ ہی میرا آفس ہے۔ آپ تشریف لائیں میرے اصرار پر میرے ساتھ آگئے۔ میں انہیں اپنے آفس لایا فوراً A.C لگایا اور رانا صاحب کی خدمت میں عرض کی آپ میرے استاد ہیں۔ آپ میری کرسی پر بیٹھیں میں نے ملازم کو فوراً دوڑایا کہ بیڈن روڈ پر انار کا جوس ہر سیزن میں مل جاتا ہے۔ وہاں سے جگ بھر کر لاؤ اور ساتھ ہی شیزان ریسٹورنٹ سے بہترین کھانا لے کر آؤ محترم رانا صاحب مجھے روکتے رہے کہ تکلیف نہ کرو۔ لیکن میں بار بار ایک ہی بات کرتا رانا صاحب آپ میرے استاد محترم ہیں آپ کا درجہ بہت بلند ہے۔ پھر میں نے ان کے تمام کاغذات ان سے لئے اور کہا کہ اب آپ یہاں آرام سے بیٹھیں میں آپ کا سارا کام کروا کے آتا ہوں ایک ہی بلڈنگ میں ہوتے ہوئے محکمے کے تمام افسران میرے اچھے واقف تھے۔ اس لئے میں نے چند گھنٹوں میں ہر کاؤنٹر پر خود جا جا کر ان کا سارا کام حسب منشا کروا لیا۔

واپس اپنے آفس میں آکر میں نے محترم رانا صاحب کو خوشخبری دی کہ آپ کا سارا کام تسلی بخش طور پر ہو گیا۔ بہت ہی خوش ہوئے اور ڈھیر ساری دعائیں دیں۔ جاتے وقت انہوں نے بڑی محبت سے مجھے گلے لگایا تو میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھیں اشکبار تھیں خود میری آنکھیں بھی نم ہو گئیں فرمانے لگے میاں تم نے اپنے استاد کو اتنی عزت اور محبت دی ہے۔ میں نے دل میں سوچا شاید یہ رانا صاحب کے "ڈنڈوں کا کمال ہے"

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 6-جنوری 1998ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-
2-00 درس کلام الہی (نمبر6) (1998ء) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل یو-کے-
3-45 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
5-05 تلاوت-درس حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 درس کلام الہی (نمبر6)(1998ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل یو-کے-
8-45 اردو کلاس-
10-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-درس حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 طبی معاملات-"دل کی بناوٹ" مہمان-ڈاکٹر مسعود الحسن نوری (ہارٹ سپیشلسٹ) میزبان-ڈاکٹر ثاقب سمیع-
4-30 لائیو-درس کلام الہی (نمبر7) از حضرت صاحب- بیت الفضل یو- کے- 1998ء-
6-05 تلاوت-خبریں-
6-30 انڈونیشین پروگرام-خطبہ-
7-15 بنگالی پروگرام-
8-00 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 نارویجئن پروگرام-
11-05 تلاوت-درس حدیث-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

بدھ 7-جنوری 1998ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-کلام الہی کا صحیح تلفظ-
2-00 درس کلام الہی (نمبر7) حضرت صاحب از بیت الفضل-یو-کے-1998ء
3-45 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
5-05 تلاوت-سیرت-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-کلام الہی کا صحیح تلفظ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 درس کلام الہی (نمبر7) دوبارہ حضرت صاحب از بیت الفضل یو- کے- 1998ء-
8-45 اردو کلاس-
10-00 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-سیرت-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-کلام الہی کا صحیح تلفظ
12-00 سواحیلی پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 روشنی داسفر-
4-30 لائیو درس کلام الہی نمبر8- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- از بیت الفضل لندن-1998ء
6-00 تلاوت-خبریں-
6-30 انڈونیشین پروگرام-احمدیت کیا ہے-
7-15 بنگالی پروگرام-
8-00 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-05 تلاوت-سیرت-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

جمعرات 8-جنوری 1998ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-
2-00 درس کلام الہی (نمبر8) 1998ء از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت بیت الفضل لندن-
3-45 ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
5-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 درس کلام الہی (نمبر8) 1998ء- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل لندن-
8-45 اردو کلاس-
10-00 حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
12-00 سندھی پروگرام-خطبہ کا ترجمہ-
1-00 مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب سے گفتگو-
1-55 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-جماعت احمدیہ کے اخبارات ورسائل-
4-30 لائیو-درس کلام الہی (نمبر) 1998ء- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-از بیت الفضل لندن-
6-00 تلاوت-خبریں-
6-30 انڈونیشین پروگرام-
7-15 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیو پیتھی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 روسی پروگرام-
11-05 تلاوت-درس ملفوظات-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر31423 میں رمضان بی بی زوجہ محمد صدیق صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی 4 تولہ مالیتی۔/20000 روپے۔ اور حق مہر۔/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رمضان بی بی 13/43 دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 عطاء الرحمن محمود وصیت نمبر24695 گواہ شد نمبر2 ماسٹر عنایت اللہ وصیت نمبر16791۔

مسل نمبر31424 میں عبدالمجیب خان ولد عبدالرزاق خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالمجیب خان A-29 ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 نعمت اللہ شمس 149-ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر2 راجہ شمس الرحمن 81-ناصر آباد ربوہ۔

مسل نمبر31425 میں امتہ الرشید بنت افتخار علی قریشی قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر98 دارالصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 331 گرام مالیتی۔/155570 روپے۔ 2۔ قومی بچت میں رقم۔/50000 روپے۔ 3۔ بینک میں رقم۔/1000 روپے۔ سالانہ آمد از قومی بچت۔/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ و شیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید کوارٹر نمبر98 حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر1 افتخار علی قریشی والد موصیہ گواہ شد نمبر2 امتیاز علی قریشی برادر موصیہ۔

مسل نمبر31426 میں شاہ بانو بیوہ نواب احمد صاحب قوم میر کشمیری پیشہ خانہ داری عمر60 سال بیعت 1953ء ساکن دارالنصر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-9-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور طلائی گیارہ تولہ مالیتی اکیاون ہزار پانچ سو روپے (2) پلاٹ دس مرلہ واقع دارالنصر غربی ربوہ جس پر مکان بیٹے کا ہے مالیتی تین لاکھ روپے (3) حق مہر پانچ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شاہ بانو 15/4 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 سعید احمد ریحان 7/2 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد طاہر اقبال مکان نمبر32 دارالنصر غربی ربوہ۔

○ سہ ماہی اول میں خدام کیلئے مقابلہ مضمون نویسی کیلئے عنوان "تقویٰ اور اس کے حصول کے ذرائع" مقرر کیا گیا۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15-جنوری 1998ء ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم کلیم اللہ صاحب بریار آبادی ضلع بھکر کی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ دل کے عارضے سے شدید بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوفہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور اور ان کی اہلیہ محترمہ امتہ السلام صاحبہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد سرور صاحب عامر الیکٹرک سٹور اقصیٰ چوک ربوہ کی دو انگلیاں پانی کی ٹربائین ٹھیک کرتے ہوئے کٹ گئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم خواجہ بشیر احمد بٹ دارالیمن ربوہ 97-12-21 کو مختصر علالت بعمر قریباً 56 سال، کے بعد بوجہ اچانک ہارٹ اٹیک وفات پاگئے۔

97-12-22ء کو بعد از عصر بیت الذکر دارالیمن "سعادت" کے عقبی میدان میں مکرم منصور احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔

قبر تیار ہونے پر مکرم میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم رانا محمد حنیف خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 60 (ج-ب) ضلع فیصل آباد و زعیم انصار اللہ مورخہ 21- دسمبر 1997ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ بوجہ موصی ہونے کے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ جہاں بیت مبارک میں جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور حال چک نمبر 219 (ر-ب) گنڈا سنگھ والا نزد فیصل آباد بقضائے الٰہی مورخہ 8- دسمبر 1997ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر قریباً 90 سال تھی۔ موصوف چوہدری رحیم بخش صاحب (وفات یافتہ) آف تلونڈی جھنگلاں رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے تھے۔ چند سال سے آپ دارالرحمت شرقی ربوہ میں قیام رکھتے تھے۔ مکرم صوفی غلام احمد صاحب آف سٹھیالی درویش قادیان آپ کے نسبتی بھائی ہیں۔ موصوف کی تدفین 8- دسمبر 1997ء کو عام قبرستان ربوہ میں ہوئی۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم نصیر احمد صاحب ابن چوہدری غلام محمد پرویز صاحب گنج مغلپورہ لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ عزیزہ شیبا ناصر صاحبہ بنت مکرم ناصر احمد صاحب ماڈل کالونی کراچی مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ کراچی نے مورخہ 12- دسمبر 1997ء احمدیہ ہال کراچی میں بعوض چالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم حمید احمد طاہر صاحب ابن محترم عبدالغفار شاکر صاحب (میموریل فوٹو سروس) کو خدا تعالیٰ نے لمبے عرصے کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو کہ رشید احمد صاحب "حمیدیہ دواخانہ" فیصل آباد کا نواسہ ہے بچے کا نام "شیئر احمد" تجویز ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ذوالفقار احمد صاحب ابن مکرم سردار احمد شاہد صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ کو 30- نومبر 1997ء کو بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر اور سعادت مند بنائے۔

○ مکرم محمد احمد ظفر کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 3- دسمبر 97ء کو شادی کے ساتویں سال بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "محمد بلال احمد" تجویز ہوا ہے۔

نومولود مکرم ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر صاحب (وفات یافتہ) آف احمد نگر کا پوتا اور مکرم لطیف احمد بھٹی صاحب (وفات یافتہ) آف دارالرحمت وسطی کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک' صالح' اور خادم سلسلہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم ظہیر احمد صاب بابت ترکہ مکرم محمد صدیق صاحب)

مکرم ظہیر احمد صاحب ولد مکرم محمد صدیق صاحب ساکن مکان نمبر 34/52 دارالعلوم وسطی ربوہ نے درخواست کی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 34/52 دارالعلوم ربوہ رقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلے ان کے نام الاٹ شدہ ہے۔ ازراہ کرم یہ حصہ ان کے ورثاء کے نام بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1- محترمہ صادقہ صدیقہ صاحبہ (دختر)
2- محترمہ عابدہ نسرین صاحبہ (دختر)
3- مکرم ظہیر احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل ضلع راولپنڈی' ضلع اٹک برائے وصولی چندہ الفضل اور توسیع اشاعت الفضل دورہ پر آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی مبارکہ بیگم کا نام تبدیل کر کے جنتہ القدیر رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد بوٹا جاوید ولد سردار محمد
مکان نمبر 17/54 محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ

زیارت ربوہ واقفین نو موسے والا ضلع سیالکوٹ

○ مورخہ 21- نومبر بروز جمعہ موسے والا ضلع سیالکوٹ سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ صاحب (سیکرٹری وقف نو) اور مکرم احمد محمود صاحب بٹ کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 27 بچے اور 14 خواتین اور دیگر احباب شامل تھے وفد کے قیام و طعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا ربوہ میں قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی وفد نے بیت المبارک دفتر P.S' قصر امامت دفاتر صدر انجمن احمدیہ دفاتر تحریک جدید بیت الاقصیٰ دفتر وکالت وقف نو نمائش صد سالہ جشن تشکر اور دفاتر الفضل کا دورہ کیا وفد نے خلافت لائبریری کا دورہ کیا اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری سے ملاقات کی آپ نے لائبریری کا تعارف کروایا اور لائبریری کے تمام شعبہ جات کا تفصیلی تعارف کروایا اور وفد اور خصوصاً بچوں کو نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ دعا کرتے رہا کریں' بھوک رکھ کر کھائیں۔ کم کھائیں۔ کم بولیں اور کم سوئیں اس کی عادت بنالیں۔ مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب شاہد مربی سلسلہ نے بلائینڈ سیکشن کا تعارف کروایا اور بچوں کو نصیحت کی کہ نابینا اور معذور افراد کی خدمت کریں۔ نابینا کو راستہ دکھائیں یہ آپ کی آنکھوں کا صدقہ ہے اگر آپ کے علاقہ میں کوئی نابینا ہو تو اس کے بارہ میں ہمیں اطلاع دیں۔

بچوں اور خواتین نے لجنہ اماء اللہ پاکستان کی نمائندہ مکرمہ رضیہ درد صاحبہ۔ مکرم عائشہ آمینہ صاحبہ (نائب صدور) اور مکرمہ صفیہ خالد گورائیہ (جنرل سیکرٹری) سے ملاقات کی انہوں نے بچوں کا جائزہ لیا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ بچوں نے ایم ٹی اے کے لئے پروگرام ریکارڈ کروایا اس کی کمپیئرنگ مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے کی یہ پروگرام فضل عمر فاؤنڈیشن کے لان میں ریکارڈ کیا گیا مکرم سید طاہر محمود ماجد مربی سلسلہ نے انفرادی تربیتی جائزہ لیا اور توجہ طلب امور کی طرف توجہ دلائی مکرم ڈاکٹر بشریٰ ناہید صاحبہ ایاز کلینک رحمت بازار ربوہ نے بچوں کا طبی معائنہ کیا اور صحت سے متعلق ہدایات دیں۔ مورخہ 24- نومبر کو وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے ساڑھے تین بجے صبح بذریعہ بس واپس روانہ ہوا۔ وکالت کی طرف سے مکرم عبدالحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے ڈیوٹی سرانجام دی زیارت ربوہ کی وڈیو گرافی مکرم قمر احمد عامر مربی سلسلہ نے کی۔

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 4

کی بات ہے۔ یہ تو چند لمحوں کی ملاقات میں معلوم ہونے والی ایک نیکی تھی۔ یقیناً ایسی ہزاروں نیکیاں ان میں ہوں گی کہ اتنی عظیم ہستی کا سمدھی بننے کا آپ کو شرف حاصل ہوا۔ امید ہے ان کے بچے ان نیکیوں کو دنیا میں قائم رکھنے کے لئے انہیں ضبط تحریر میں لائیں گے۔

یہ خیال آنے پر مجھے آنٹی کی عظمت کا اور زیادہ احساس ہوا کہ آنٹی نے نیکیاں کر کے ثواب کمانے کا ایسا موقع بھی ضائع نہ کیا۔ آپ نے بچوں پر بہت محنت کی مگر کامیابیوں کو صرف خدا کا فضل جانتی رہیں۔ خدا کا شکر ادا کرتے زبان تھکتی نہ تھی۔ بچوں کی اچھی تربیت کی مگر بھول کر بھی نہیں کہتی تھیں کہ میں نے محنت کی ہر لحہ کہتیں خدا نے فضل کیا اس نے رحمت کی۔

آپ کے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے آپ کی سہیلیاں ملنے والیاں اور رشتہ دار ہر کسی کو خیال تھا کہ آپ مجھ سے زیادہ محبت کرتی تھیں برابر والوں اور رشتہ داروں سے تو سبھی پیار کرتے ہیں مگر آپ کی وفات پر غرباء بھی اسی طرح آنسو بہا رہے تھے جیسے ان سے بہت پیار کرنے والی ہستی جدا ہو گئی ہو۔ آپ نے ان چھوٹی چھوٹی نیکیوں سے جھولیاں بھر کر خدا کو راضی کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو جائے اور ہمیں بھی ان نیکیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو جائے اور ان کے وہ سب کام اپنے فضل سے کر دے جو ان کی امی کی اچانک وفات سے پایہ تکمیل کو پہنچنے سے رہ گئے آمین۔

○○○

○ ربوہ میں اشیاء کی گمشدگی یا بازیابی کیلئے دفتر صدر عمومی سے رجوع کیا جائے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3- جنوری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 14 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت جسٹس (ر) رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ وقت ثابت کرے گا کہ میں پورے پاکستان کا صدر ہوں۔ وفاق اور صوبوں کے درمیان برادرانہ تعلقات اور چھوٹے صوبوں کے حقوق کا تحفظ اولین ترجیحات ہیں۔ بعض حلقے میرے خلاف طرح طرح کا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ ملک سے بحران ختم ہو چکا ہے۔ کسی کو خدشات لاحق نہیں ہونے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ وسائل کے مطابق دفاعی ضروریات پوری کی جائیں گی تاکہ کوئی دشمن پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ کرسکے۔

○ بری فوج کے سربراہ جنرل جہانگیر کرامت نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے فوج کے حوالے سے بعض امور کی وضاحت کی اور ملکی احوال و معاملات کے ضمن میں فوج کا موقف واضح کیا۔ انہوں نے حالیہ سیاسی بحران اور آئینی بحران کے دوران پھیلائے جانے والے اس تاثر کی پرزور تردید کی ہے کہ فوج میں اختلاف اور تقسیم کی سی صورت پیدا ہو گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ فوج پوری طرح متحد اور منظم ہے وہ سیاست میں نہیں الجھے گی۔ بعض عناصر بلاوجہ فوج کو سیاسی مسائل میں الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ گورنر پنجاب شاہد حامد نے رمضان المبارک کے دوران رعایتی نرخوں پر آٹا فراہم کرنے کے لئے محکمہ خوراک کے لئے 12 کروڑ 50 لاکھ روپے کی ضمنی گرانٹ جاری کر دی ہے۔ لوگوں کو 120 روپے میں 20 کلو آٹا فراہم کیا جائے گا۔

○ اخباری اطلاعات کے مطابق کھلے بازار میں خوردونوش انتہائی مہنگے داموں فروخت ہو رہی ہیں۔ تاجر اور دوکاندار منافع خوری میں مصروف ہیں۔ اور انتظامیہ لاتعلق ہے۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے نئے صدر کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ نواز شریف سنگین آئینی بحران سے نکل آئے ہیں۔ نئے صدر کے منصب سنبھالنے سے تمام قومی اداروں کے سربراہوں کے چہرے بدل گئے ہیں۔

○ کنٹرول لائن پر بھارتی فائرنگ سے 3۔ افراد شہید ہو گئے ہیں۔ پاکستان کی جوابی فائرنگ سے ایک بھارتی گاڑی تباہ اور ڈرائیور ہلاک ہو گیا ہے۔

○ پاکستان نے بھارت کو وارننگ دی کہ بھارت سرحدی علاقوں پر فائرنگ سے باز آ جائے۔ جنرل جہانگیر کرامت نے اقوام متحدہ کے چیف آبزرور سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کنٹرول لائن پر اشتعال انگیز فائرنگ کا نوٹس لے۔

○ پنجاب اسمبلی میں قواعد و ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نئی روایات قائم کر دی گئی ہیں۔ سپیکر ڈپٹی سپیکر اور چیئرمین پینل کا کوئی رکن موجود نہیں تھا۔ پانچ وزراء سمیت بارہ ارکان موجود تھے۔ سینئر رکن کی زیر صدارت اجلاس شروع کر دیا گیا۔ کورم کے پورا نہ ہونے کی نشاندہی پر آدھ گھنٹہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ کورم پورا کرنے کے لئے ارکان کو فون کر کے بلایا جاتا رہا۔ انتہائی کوشش کے باوجود صرف 44 ارکان جمع ہو سکے۔

○ وزیر اعظم نواز شریف کے رائے ونڈ فارم کو بھی وزیر اعظم سیکرٹریٹ کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ کابینہ ڈویژن نے اس بات کا نوٹیفیکیشن گذشتہ روز جاری کر دیا ہے۔

○ فنی تعلیمی بورڈ کی انتظامیہ اور اہلکاروں کی غفلت نے ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئرز کے 30 ہزار طلباء کا تعلیمی سال ضائع کر دیا ہے جس سے 2 کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ جون 97ء میں ہونے والے امتحانات کے 6 ماہ بعد ادھورے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ 40 فیصد امیدواروں کے رزلٹ لیٹ کر دیئے گئے۔ سال اول دوم کے نتائج مزید 2 ماہ تک آنے کا امکان نہیں۔ نومبر کے ضمنی امتحانات مارچ میں ہوں گے۔ سالانہ امتحان کا انعقاد ستمبر اکتوبر سے پہلے ناممکن ہو گیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر لیاقت بلوچ نے کہا ہے کہ صدر دیندار آدمی ہیں مگر ان سے زیادہ توقعات نہیں ہیں۔ آئینی طور پر ان کے اختیارات بہت کم ہو چکے ہیں۔ اور پھر بھاری مینڈیٹ کے سامنے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ جمعہ کی چھٹی احتجاج امت ہے اس کی منسوخی کا سارا وبال حکومت پر ہو گا۔

○ خانیوال میں نیو ایئر کے پروگرام تہس نہس کر دیئے گئے۔ 70۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پولیس نے شراب خرید و فروخت کرنے کے جرم میں 26۔ افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا۔ سینکڑوں بوتلیں شراب۔ چرس۔ کلاشنکوف۔ 12 بندوقیں 37 پستول اور بھاری مقدار میں منشیات برآمد کر لی گئیں۔

○ نجکاری پالیسی کے تحت حکومت محکمہ ریلوے سے جون 98ء تک پچاس ہزار ملازمین فارغ کر کے محکمہ ریلوے کو مکمل طور پر پرائیوٹائز کر دے گی۔ اپریل میں نئے ٹائم ٹیبل سے کئی گاڑیاں ختم کر دی جائیں گی۔

○ صوبائی وزیر اوقاف صاحبزادہ فضل کریم نے کہا ہے کہ رفیق تارڑ کے باعث اسلامائزیشن کا عمل تیز ہو جائے گا۔ اور ملک میں جمہوری ادارے مضبوط ہوں گے۔

○ الہ آباد کے نواحی چک پر درجن بھر ڈاکوؤں نے جو پولیس کی وردیوں میں ملبوس تھے دھاوا بول دیا۔ تین گھروں سے زیورات اور لاکھوں روپے لوٹ لئے۔ وہ تلاشی لینے کے بہانے گھروں میں گھس گئے۔ اہل خانہ کو کمروں میں بند کر دیا۔ اور زیورات و نقدی لے کر فرار ہو گئے۔

○ لاہور میں گھی' چائے' سبزیوں اور پھلوں کی قیمتوں میں اضافہ کرنے پر 39 دوکاندار گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ نے 55 گرانفروشوں کو 28 ہزار جرمانہ کیا۔

○ ممتاز ماہر تعلیم قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد اور پشاور یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر رضی الدین صدیقی انتقال کر گئے ہیں۔

○ کراچی میں 2۔ افراد کو نامعلوم دہشت گردوں نے قتل کر دیا۔ ہل پارک سے رضائی میں لپٹی دو نعشیں برآمد ہوئیں۔ مقتولین کے ہاتھ پشت پر اور آنکھوں پر پٹیاں بندھی تھیں۔ اور جسموں پر تشدد کے نشانات تھے۔ الاعظم سکوائر کے قریب نامعلوم دہشت گردوں نے 52 سالہ عباس زیدی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

○ بلدیاتی انتخابات میں جماعت اسلامی حصہ لے گی۔ اس سلسلہ میں امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے چاروں صوبائی امراء کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔

○ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کا ایک وفد اگلے ماہ پاکستان کا دورہ کرے گا۔ اور اپنے قیام کے دوران ملک کی اقتصادی صورت حال کا تفصیلی جائزہ لے گا۔ اور خاص طور پر اہداف کے مطابق ٹیکسوں کی وصولی و بجٹ کے خسارے میں کمی کے لئے کئے جانے والے اقدامات اور دوسری شرائط پوری ہونے کے بارے میں متعلقہ اعلیٰ حکام سے بات چیت کرے گا۔

○ چین کی پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کر کے خون کی فروخت پر پابندی لگا دی ہے۔ اس کا مقصد ملک میں بیمار خون کی نقل و حمل کو کنٹرول کرنا اور بلڈ بینکوں کے ذخائر کو آلودہ ہونے سے روکنا ہے۔

○ جسٹس (ر) رفیق تارڑ مسلح افواج کے سپریم کمانڈر اور کرکٹ بورڈ کے سرپرست اعلیٰ بھی بن گئے ہیں۔ ان کی سینٹ کی خالی کردہ نشست پر جنوری کو انتخاب ہو گا۔

○ سیمنٹ کی قیمتوں میں 10 روپے بوری اضافہ کر دیا گیا ہے۔ قیمت 165 روپے بوری سے بڑھا کر 175 روپے کر دی گئی ہے۔

○ نئے سال میں 8 ٹرینیں بند کر دی گئی ہیں۔ بند ہونے والی گاڑیوں کا تعلق لاہور' شور کوٹ' راولپنڈی' پشاور' لالہ موسیٰ' ملکوال اور کراچی کے سیکشنوں سے ہے۔

○ گوجرانوالہ میں مسلح ڈاکوؤں نے لاہور آنے والی کوچ علی پور چوک میں روک کر لوٹ لی۔

بہنوں کے پُرزور اصرار پر
تین نئے آئیٹمز کا اضافہ
کرش ویلوٹ ○ چائنا لینن ○ سٹون واش پرنٹ لیڈیز سوٹنگ میں نیا اضافہ
● اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
ملحقہ کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
212866

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
بابرکت جہنر میں اوقات کار
صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
فون یا خط سے بھی مشورہ کرسکتے ہیں
211186

ستارہ کلاتھ ہاؤس
ہر قسم کے لیڈیز اور جینٹس کپڑے کیلئے نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
عقب بانو بازار (دارالبرکات) ربوہ

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ، مکان، زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس: 212764
گھر: 211379

سنگ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے
ریٹ مناسب - کام معیاری اور حسب وعدہ
رفیق ماربل ڈیزائنز نزد دفاتر انصار اللہ
یادگار روڈ۔ ربوہ
فون دکان 999 - گھر 212891